فقہی احکام: وضو

از شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ

وضوء: جسم کے چار اعضا کو خاص طریقے سے اللہ کی عبادت میں دھونا

یہ واجب ہے ہر مُحدَث (بے وضو شخص) کے لئے جو نماز ادا کرنا چاہتا ہے، جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ (اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے منھ کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو، اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولو)[1]

وضوء نماز کے صحیح اور قبول ہونے کے لئے شرط ہے کیونکہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا ہے:

لا يقبل الله صلاة أحدكم إذا أحدث حتى يتوضأ

اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی نماز جب کہ وہ بے وضوء ہو قبول نہیں کرتا جب تک کہ وہ وضو نہ کرلے[2]

وضو کی فضیلت میں جو وارد ہے ان میں:

عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

ما منكم من أحد يتوضأ فيُسبغ الوضوء، ثم يقول: أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له،

---

[1] سورة المائدة:5

[2] اسے امام بخاری نے اپنی صحیح میں: ۶۹۵۴ اور مسلم وغیرہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله – اللهم اجعَلْني من التوَّابين واجعَلْني من المتطهِّرين إلا فتحت له أبواب الجنة الثمانية يدخل مِن أيها شاء

(تم میں سے جب بھی کوئی وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر کہتا ہے: **أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله – اللهم اجعَلْني من التوَّابين واجعَلْني من المتطهِّرين** (میں گواہی دیتاہون کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتاہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں؛ اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں اور پاک لوگوں میں بنا) تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جاتے ہیں وہ جس سے چاہے داخل ہو جائے [۳]

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: **مَن توضأ فأحسن الوُضوء خَرجَت خَطاياه من جَسَدِهِ حتَّى تَخرج من تَحتَ أظفَارِهِ**

جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا تو اس کے جسم سے اس کی خطائیں نکل جاتی ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخن کے نیچے سے بھی [۴]

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: **إسباغ الوضوء على المكاره و إعمال الأقدام إلى المساجد و انتظار الصلاة بعد الصلاة يغسل الخطايا غسلا**

---

[۳] اسے مسلم اور ترمذی نے مختلف الفاظ سے روایت کیا ہے۔ **اللهم اجعَلْني من التوَّابين واجعَلْني من المتطهِّرين** کے اضافے کے ساتھ ترمذی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں اضطراب ہے ۔ علامہ عبد الرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے سوا کوئی اور حدیث صحیح نہیں ہے جسے مسلم نے روایت کیا ہے (دیکھئے تحفۃ الاحوذی: ج ا ص ۱۵۱)۔

[۴] مسلم: ۲۴۵

کراہت کی حالت میں بھی مکمل وضوء کرنا اور مساجد کی طرف زیادہ قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہ گناہوں کو دھو ڈالتا ہے [۵]۔

وضوء کا طریقہ

۱۔ اپنے دل سے ناپاکی کی حالت کو زائل کرنے یا جس چیز کے لئے وضوء کرنا ہے جیسے نماز اس کی نیت سے وضو کرے۔ زبان سے نیت ادا نہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو اس کے دل میں ہے، اور اس لئے بھی کہ نبی ﷺ نے نہ وضوء کے لئے اور نہ ہی نماز کے لئے اور نہ ہی کسی اور عبادت کے لئے زبانی نیت کی۔

۲۔ پھر بسم اللہ کہے

۳۔ پھر اپنی دونوں ہتھیلیوں کو تین مرتبہ دھوئے

۴۔ پھر کلی کرے [۶] اور ناک میں پانی ڈالے اور ناک صاف کرے تین مرتبہ تین چلو سے۔

۵۔ پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھوئے، اور چہرے کی حد لمبائی میں عام طور سے بال نکلنے کی جگہ سے لے کر ٹھڈی تک ہے اور چوڑائی میں ایک کان سے دوسرے کان تک ہے۔

---

[۵] المستدرک للحاکم: ۴۵۶، دیکھئے صحیح الترغیب: ۴۴۹

[امام النووی المکارہ (کراہت اور ناپسندیدگی) کے بارے میں لکھتے ہیں: یہ شدید سردی کی حالت اور جسم میں تکلیف وغیرہ کی حالت میں ہوگا (دیکھئے شرح مسلم للنووی ج۳ ص۱۴۱)]

[۶] کلی کرے منہ میں پانی گھما کر۔ اسے مضمضہ کہتے ہیں۔ اور جب ناک میں پانی دالے تو سانس سے اسے تھوڑا اوپر کھینچے اور پھر ناک سے اسے ہوا کے ساتھ خارج کر دے۔ اسے استنشاق اور استنثار کہتے ہیں۔

٦۔ پھر اپنے داہنے ہاتھ اور پھر بائیں ہاتھ کو انگلیوں کے کنارے سے لے کر کہنیوں تک تین بار دھوئے۔ دھونے میں کہنیاں شامل ہیں۔

۷۔ پھر اپنے سر کا ہاتھوں سے ایک بار مسح کرے۔ پہلے ہتھیلیوں کو تر کرلے اور سر کے اگلے حصے سے شروع کرے اور گدی (سر کے پیچھے کا نچلا حصہ) تک لے جائے پھر واپس اسی جگہ لے جائے جہاں سے شروع کیا تھا۔ سر چہرے کے اگلے حصے میں (سر کے) بالوں کے نکلنے کی جگہ سے لے کر (سر کے) پچھلے حصے میں گردن کے اوپری حصے تک اور دونوں کانوں کے درمیان ہے۔

۸۔ پھر اپنے کانوں کا مسح ایک بار کرے، (اس طرح کہ) اپنی شہادت کی انگلی کو اپنے کانوں کے سراخ میں داخل کرے (اور مسح کرے) اور اپنے انگوٹھے سے کانوں کے باہری حصے کا مسح کرے۔

۹۔ پھر اپنے داہنے اور بائیں پاؤں کو انگلیوں کے کناروں سے ٹخنوں تک دھوئے۔ ٹخنے دھونے میں شامل ہیں اور یہ (ٹخنے) دو ابھری ہوئی ہڈیاں ہیں پیر کے نچلے حصے میں۔

اور جن حصوں کو تین بار دھویا جاتا ہے انہیں ایک یا دو بار دھونا جائز ہے

مصدر: من الأحكام الفقهية في الطهارة و الصلاة و الجنائز (ص ٩ تا ١١) **از شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ**

ترجمہ اور حاشیہ: ابو مریم اعجاز احمد